نماز باجماعت

مولانا فتح محمد

امیر جماعت اسلامی پنجاب

عن عثمان ابن عفان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی العشاء فی جماعۃ فکانما قام نصف اللیل ، من قام الصبح فی جماعۃ فکانما صلی اللیل کلہ ۔

(مسلم)

حضرت عثمانؓ بن عفان کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا آپ فرما رہے تھے "جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا اس نے آدھی رات تک عبادت میں گزاری اور جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اس نے گویا ساری رات عبادت میں گزاری ۔

یہ روایت امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں درج کی ہے ۔

امام ترمذیؒ نے بھی اس مضمون کی حدیث نقل کی ہے ۔ لیکن الفاظ میں کچھ فرق ہے ۔ مفہوم تقریباً ایک ہی ہے ۔

صحیح بخاری میں ایک روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اگر لوگ عشا اور صبح کی نماز باجماعت کے اجر کو جانتے تو وہ گھسٹتے ہوئے بھی نماز کے لئے پہنچتے ۔

ان احادیث سے صبح اور عشاء کی نماز کی اہمیت صراحت کے ساتھ بیان کی گئی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ نماز اور نماز باجماعت کی عمومی تاکید بھی واضح ہو رہی ہے ۔

نماز کی اہمیت

اسلام میں عقیدہ کے بعد عملی احکام میں نماز کی اہمیت سب سے زیادہ ہے ۔ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بنیادی مقصود تو مکمل اسلام ہے لیکن اس کا عمود نماز ہے یعنی پورے اسلام پر عمل کرنے کا انحصار نماز پر ہے ۔ ایک اور مقام پر فرمایا کہ ایک آدمی اور کفر و شرک کے درمیان حدِ فاصل ترک صلوٰۃ ہے ، یہ بھی آپ نے فرمایا ہے کہ ہمارے اور غیر مسلموں کے درمیان عہد اور رشتہ نماز ہے یعنی جس نے نماز ادا کی وہ مسلم ہے اور ہم میں سے ہے اور جس نے اس عہد کو توڑ دیا وہ ہم میں سے الگ ہو گیا اور عہدِ اسلام سے پھر گیا ۔

قرآن مجید میں فرمایا گیا کہ منافق لوگ اللہ تعالےٰ سے دھوکا کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالےٰ نے خود ان کو دھوکے میں مبتلا کر رکھا ہے ۔ یہ لوگ جب نماز کی لئے اٹھتے ہیں تو کسمساتے ہوئے اٹھتے ہیں۔ اذا قاموا الی الصلوۃ قاموا کسالیٰ ۔

(النساء : ۱۴۲)

نماز کی یہ اہمیت اس کے ان اثرات کی وجہ سے ہے جو نماز انسان کی زندگی میں ڈالتی ہے ۔ حضرت موسٰی علیہ السلام کو جب منصب نبوت پر فائز کیا گیا تو فرمایا کہ:

انّنی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوٰۃ لذکری۔

(طٰہٰ : ۱۴)

اللہ تعالےٰ نے توحید کا اعلان کر کے اپنی عبادت کا حکم دیا اور اس عبادت کا حق ادا کرنے کے لئے نماز کا حکم دیا ۔ اس لئے کہ نماز اللہ تعالیٰ کی یاد کو تازہ اور اس کی معرفت کو مستحضر رکھتی ہے ۔

ایک اور جگہ فرمایا "قد افلح من تزکّٰی و ذکر اسم ربہ فصلّٰی "

(الاعلیٰ ۱۴ - ۱۵)

یعنی کامیابی اس کے لیے ہے جو اپنے جسم و جان اور علم و عمل کو پاک رکھے اور یہ پاکیزگی اور تزکیہ ان کو حاصل ہوتا ہے جو اللہ کو یاد کریں اور اس کے لئے نماز ادا کریں ۔

سورہ حج میں فلاح حاصل کرنے اور نیکی کے کام سرانجام دینے سے پہلے رکوع اور سجدے کے اہتمام پر زور دیا گیا ہے ۔ "یایہا الذین آمنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون" (الحج : ۷۷) قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے کہ نماز انسان کو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے ۔ حدیث میں نماز پنجگانہ کو نہر سے تشبیہ دی گئی ہے جو اخلاقی اور روحانی نقائص اور غلاظتوں کو دھوتی ہے ۔ شہادتِ حق اور اقامتِ دین کے فریضہ کے لئے جس صبر و ثبات اور استقلال کی ضرورت ہے اس کے پیدا کرنے کا ذریعہ قرآن مجید نے نماز کو قرار دیا ہے ۔ اس منصب پر فائز کرنے کے بعد "یایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ" کی تلقین فرمائی گئی ہے ۔

نماز کے یہ فوائد اور اثرات اس نماز سے وابستہ ہیں جو خشوع و خضوع کی حامل ہو ۔ تعدیل ارکان اور حضوریٔ قلب کے ساتھ اور باجماعت ہو ۔

نماز باجماعت کی اہمیت

نماز باجماعت کی اہمیت اس حد تک ہے کہ میدانِ جنگ میں بھی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک گروہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھے ۔ ایک رکعت پڑھنے کے بعد چلا جائے اور دوسرا گروہ نماز میں شریک ہو جائے ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ جماعت کی نماز کا اجر انفرادی نماز سے ستائیس درجے زیادہ ہے۔ (متفق علیہ)

جو شخص نماز باجماعت کے لئے مؤذن کی آواز سنے اور اس پکار پر تیزی سے مسجد کی طرف آنے میں کوئی عذر بھی نہ ہو اور پھر بھی وہ نماز باجماعت میں شریک نہ ہو تنہا نماز پڑھ لے تو اس کی نماز اللہ تعالےٰ کے ہاں قبول نہیں ہوتی ۔ بعض لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ عذر سے کیا مراد ہے فرمایا کہ "جان و مال کا خوف یا کوئی بیماری"۔ (ابو داؤد)

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جس بستی میں تین افراد موجود ہوں وہ جماعت کا اہتمام نہ کرتے ہوں تو ان پر شیطان غالب آجاتا ہے ۔ اس لئے تم نماز کے لئے جماعت کی پابندی اپنے اوپر لازم رکھو کیونکہ بھیڑیا اُن بھیڑوں کو کھا جاتا ہے جو اپنے ریوڑ سے دور رہتی ہیں ۔ (ابو داؤد)

ایک نابینا صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد پہنچانے والا کوئی نہیں مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دی جائے ۔ آپ نے پہلے تو اجازت دے دی لیکن پھر فوراً دریافت فرمایا کہ اذان کی آواز تم سنتے ہو؟ اس نے عرض کیا "ہاں" فرمایا "تم مسجد میں آیا کرو" (مسلم)

ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جی چاہتا ہے کہ لکڑیاں جمع کراؤں اور پھر نماز کا حکم دوں اذان کہی جائے پھر کسی کو نماز پڑھانے کے لئے کہہ کر خود ان لوگوں کے طرف چلا جاؤں جو نماز جماعت میں شریک نہیں ہوتے اور ان کے سمیت گھروں کو آگ لگا دوں ۔ (متفق علیہ)

دوسری حدیث میں فرمایا کہ گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز پڑھتا اور کچھ نوجوانوں کو حکم دیتا کہ جا کر ایسے گھروں کو آگ لگا کر بھسم کر دو ۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ نبی سنن الہدیٰ سکھانے آئے ہیں نماز باجماعت بھی سنت ہدیٰ

ہے ۔ اگر تم نے گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھی تو نبی کی سنّت کے تارک ہو گئے اور گمراہ ہو جاؤ گے ۔

اور فرمایا کہ جماعت سے پیچھے وہی شخص رہتا ہے جو منافق ہو اور جس کا نفاق معلوم اور ظاہر ہو ۔ (مسلم)

صبح اور عشاء کی نماز کی اہمیت

یہ دونوں نمازیں خاص آزمائش ہیں اور تربیت کے نقطۂ نظر سے خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ عشاء کا وقت ایسا وقت ہے کہ جب عام لوگ دن بھر کی مصروفیات کے باعث تھکے ہارے ہوتے ہیں ، کھانے اور آرام کا وقت ہوتا ہے ۔ نفسِ انسانی کے لئے آرام کو چھوڑ کر مسجد کی طرف لپکنا اس صورت میں ممکن ہے کہ جب اللہ تعالےٰ کی محبت گہری ہو اور احساسِ فرض بیدار ہو ۔ ایسے وقت میں مؤذن کی آواز پر لبیک کہنا ایمان کی بھی علامت ہے اور اطاعتِ امر کی مزید صلاحیت پیدا کرنے کا سبب بھی ہے ۔ کچھ لوگ دن کی بجائے رات کو معاش کے لئے تگ و دو کرتے ہیں اور کچھ لوگ رات کو تفریحات میں بھی منہمک ہوتے ہیں ۔ غرضیکہ ایسے وقت میں اپنے کام اور آرام کو چھوڑ کر ادائے فرض کے لئے اٹھ کھڑے ہونا آزمائش سے عہدہ بر آ ہونے اور نفس کی تربیت کے لئے بہت ہی سودمند ہے ۔ اسی طرح صبح کے وقت جبکہ آدمی میٹھی نیند سو رہا ہوتا ہے اور بیدار ہونا بہت مشکل ہوتا ہے اگر ایک شخص نیند کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور اپنے مالک کا حکم سن کر آرام اور نیند کو تج دیتا ہے تو وہ اپنی وفاداری اور اطاعت کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے ۔

اسی لئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ منافقین پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ بھاری کوئی نماز نہیں ہے ۔ (متفق علیہ)

گویا کہ ان نمازوں کے بارے میں سستی ، تساہل اور غفلت مخلصانہ ایمان کے منافی ہے اور نفاق کی علامت ہے ۔ اور جو لوگ ان دونوں وقتوں میں نماز باجماعت میں شامل ہوتے ہیں وہ نفاق سے اپنے آپ کو بچا لے جاتے ہیں ۔ اور مزید ایمان اور اخلاص سے بہرہ مند ہوتے ہیں ۔